REGISTERED L. No. 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۸ ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شایع ہوتا ہے ۱۷ ستمبر ۱۹۰۹ء جلد ۳۷

مفید کتابیں مسیحی کارندوں کے واسطے

خاندانی فرائض

یہ کتاب ابھی شایع ہوئی ہے صفحہ ۱۲۰ قیمت ۴ر معہ محصول ڈاک ۵ر ہر صاحب خانہ پاسبان اور کارندے کے لئے تحفہ ہے ✤

سمپردائے

اہل ہند کے مختلف ریت رسوم کی تشخیص نہایت دلچسپ کتاب صفحہ ۳۰۰ قیمت ۱۲ر معہ محصول ڈاک ۱۴ر ✤

مسیح کی تعلیم

مسیحی کارندوں کے لئے یہ کتاب ایک سونے کی کان ہے ڈاکٹر پارسن نے تمام مسیحیوں کو اس کتاب کے وسیلے سے ممنون فرمایا ہے اردو اور رومن حروف میں قیمت اردو ۴ر اور ۸ر اور ۱۲ر محصول ار فی جلد زیادہ ✤

گنجینہ اسلام رومن اردو فی جلد ۲ر محصول ار
موازنہ مذاہب اردو " "
ستیارتھ پرکاش درپن اردو " "

شبد و غزلیں

اُردو حروف۔ فی جلد .. ۹ پائی
ہندی میں " " " ۲ "
گورمکھی میں " " " ۲ "

ایک آنہ کتابیں

مرزا غلام احمد قادیانی
شادی کی بابت
ازالتہ المرزا قادیانی
یسوع مسیح کون تھا؟
بائبل اور سائنس
اصلاح حفظان صحت
افلاس ہند کے قابل علاج اسباب

قصہ جات و کتش

نور العظیم باتصویر اردو حروف قیمت " ۲۰ ار
رام پال سنگھ۔ اُردو ۴ر رومن ... ۸ ار
ہیرے کی سرگذشت قیمت ۳ ار و ۶ ار
عزت بے مثال - " ۵ر ۸ ار
دولت لازوال - " ۵ر ۸ ار
حالات جاپان باتصویر " ... ۸ ار
چندر لیلا اُردو ۲ ار و ۴ ار گورمکھی .... ار

یہ کتابیں کرسچن بک سٹور لودیانہ پنجاب ریلیجس بک سوسائٹی لاہور سے بذریعہ وی پی یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

سی-ایل-ایس سوسائٹی کی اُردو کتابیں

رسالجات دلچسپ

ذنوب محمدیہ	۳ پائی
اے آدم تو کہاں ہے	〃
ایک مجروح سپاہی	〃
مسیحی دین کی صداقت	〃
بندرگاہ میں داخل ہونا	〃
معجزہ	〃
تم مسیح کی نسبت کیا خیال کرتے ہو	〃
اے اے سب لوگو	〃
سچی اور جھوٹی خیرات	〃
صفائی کی ضرورت	〃
تاریخ پلیگ	〃
ہدایت المتزین	〃

جوانوں کیلئے ۱۲ قصوں کی کتابیں

عزت بیٹیاں	رام پال سنگھ	ہیرا کا قصہ
شریف بیبیاں	جاپان کے حالات	چندر لیلا
لارڈ کلایو ہند میں	تاریخ یونان	رابنسن کروسو
تاریخ مصر	مرقع روس	فور العظیم

یہ سب کتابیں پانچ روپیہ ارسال کرنے پر دستیاب ہو سکتی ہیں

نئی کتابیں

خاندانی فرائض	۴ر
اصلاح تمدن	۵ر
اصلاح اخلاق	۴ر
اصلاح زراعت	ار ۶پائی
اصلاح حفظان صحت	ار
صنعت و دستکاری کی ترقی	۲ر
افلاس ہند کا علاج	ار
الکفارہ	۶پائی
ویدک تصنیفات	ار ۶پائی
اسلام میں مسیح	ار ۶پائی
آواگون یا ابدی زندگی	۲ر
سیر ہند باتصویر	عر
شریف بیبیاں	۳ر ۶

ہدایت تیمارداران

کیا کوئی بیماروں کی خدمت اور خبرگیری سیکھنا چاہتا ہے؟ شاید یہ بیمار آپ کے گھر کے شریک ہونگے اس کتاب میں اس کی پوری خبر مل سکتی ہے قیمت ایک روپیہ عر

نور افشاں

لودیانہ - جمعہ - ۱۷ ستمبر ۱۹۰۹ء

آزمائشیں

انسان کی زندگی آزمائشوں سے گھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ شہنشاہ و گدا۔ عالم و جاہل۔ اعلےٰ و ادنےٰ۔ امیر اور غریب سب پر آزمائشیں آتی ہیں۔ انسان کی زندگی کے سفر کے ہر ایک قدم میں آزمائش موجود ہے۔ خداوند یسوع مسیح نے فرمایا ہے۔ "ٹھوکر کھلانے والی چیزوں کے سبب دنیا پر افسوس ہے کیونکہ ٹھوکر کھلانے والی چیزوں کا آنا تو ضرور ہے پر افسوس اُس شخص پر جس کے سبب سے ٹھوکر لگے" متی ۱۸ باب ۷ آیت۔

آزمائشیں ہم پر ضرور آتی ہیں۔ پر ہم کو مناسب ہے کہ دانائی کو کام میں لاویں۔ اور ان سے بچنے کے لئے خدا کی طاقت اور قوت مانگیں جس کے سبب سے ہم اُن پر غالب آکر گناہ سے بچ جاویں گے۔ خداوند کی دعا میں ہمیں سکھلایا گیا ہے کہ ہم دعا مانگیں کہ "ہم کو آزمائش میں نہ ڈال"۔ ورنہ اگر آزمائش میں گر جاویں تو شیطان ہم پر اپنا قابو پاکر تسلط جمائیگا اور ہمکو غلام بنائیگا چنانچہ ایسا ہی ہمیشہ ہوتا ہے۔ اور بہت لوگ گناہ کے ہاتھ گویا بک جاتے اور شیطان کے غلام بنجاتے ہیں۔ آزمائشیں شیطان کا جال ہیں۔ جو وہ ہر ایک آدمی کے لئے بچھاتا ہے۔ مگر آزمائشیں نیکی اور خدا کی راہ میں بھی انسان کو لانے کا کام کرتی ہیں۔ خدا کی راہ میں وہ ہمارے سامنے رکاوٹ پیدا کرتی ہیں پر اُن سے اس سفر میں مدد بھی ملتی ہے۔ ان کے سبب سے مرد خدا گناہ کیساتھ مقابلہ کرنے اور اُس کی مخالفت کرنے سے بہادر بنتا اور فتح مند ٹھہرتا ہے۔ اسلئے خدا کے بندوں کی راہ میں آزمائشیں آتی ہیں اور وہ آزمائے جاتے ہیں۔ پر وہ پورے نکلتے ہیں اور وہ کلام پورا ہوتا ہے۔ کہ یہ تمام باتیں ان کو مل کر فائدہ بخشتی ہیں جن کا ایمان خدا پر ہے۔ پر یہ تکلیفات بالمقابل اُس جلال کے جو ایمان داروں کو ملنے والا ہے۔ کیا حقیقت رکھتی ہیں اسلئے اُن پر غالب آنے کی کوشش کرنا ہر ایک مسیحی کا کام ہے۔

۱۔ آزمائشوں سے بچنے کا سب سے بڑا وسیلہ دعا ہے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اس لئے اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ "جاگتے رہو اور دعا مانگو تاکہ تم آزمائش میں نہ پڑو"۔

۲۔ پھر تلاوت کلام الٰہی بھی آزمائش سے بچنے کا مبارک وسیلہ ہے۔ مذہبی کتاب میں لکھا ہے کہ مبارک ہے وہ آدمی .... جو خداوند کی شریعت میں مگن رہتا ہے اور دن رات اُس کی شریعت میں سوچا کرتا ہے"۔ پھر لکھا ہے "تیرا کلام میرے پاؤں کے لئے چراغ اور میری راہ کے لئے روشنی ہے"۔

۳۔ خدا کی پاک روح آزمائشوں میں ایمانداروں کو سنبھالتی ہے اور اپنی قوت و کمک فتح بخشتی ہے۔ اور یہی باتیں ایمان داروں کو آزمائشوں میں گرکر ہلاکت تک پہونچنے سے بچاتی رہتی ہیں۔ پر بے دین آزمائشوں میں پڑکر ہلاک ہوجاتے ہیں اس لئے عملی طور سے ہر ایک مسیحی مومن کو لازم ہے کہ وہ اپنی روز مرہ کی زندگی میں ان تینوں برکتوں کو حاصل کرے جنکے وسیلے سے شیطان دنیا اور گناہ مغلوب ہوسکتے ہیں۔ اور انسان غالب زندگی بسر کرکے حیات ابدی کا مستحق ٹھہرتا ہے۔

ہم کو بڑا تعجب آتا ہے کہ آجکل عیسائی مشنری صاحب کی نکتہ چینیں بڑے نشانے کی جگہ بن رہے ہیں جن پر ہر ایک زور آزمائی کرنے کے لئے تیار ہوجاتا ہے۔ اور تاک تاک کر نشانہ لگاتا ہے۔ کوئی ہندو صاحب ولایت میں بیٹھے ہوئے ہمعصر اخبار عام کے نامہ نگار ہوکر ایک مضمون لکھتے ہیں جس کو ہمعصر "ولایتی چٹھی" کے عنوان سے اپنے کالموں مطبوعہ ۳ ستمبر ۱۹۰۹ء میں درج اخبار کرتا ہے۔ اُس مضمون میں ایک سرخی "عیسائی مشنریوں کی شرارتیں" ہے اس کے چند ایک فقرے ذیل میں ناظرین کی خاطر نقل کئے جاتے ہیں کہ "دراصل ہندوستان میں زیادہ تر بداخلاقی پھیلانے کے عیسائی مشنری ذمہ وار ہیں۔ کیونکہ انگریزی عملداری سے پیشتر اس ملک ہند میں اگرچہ بہت غیر مذاہب تھے۔ مگر ان میں گالی گفتار اور بدتہذیبی کا شو نہ تھا۔ عیسائی مشنریوں نے سب سے اوّل اگر ہندو مسلمان مذاہب کی تحقیر کرنا شروع کیا جس کے ثبوت میں اس وقت بھی ہزارہا کتب مشنریوں کے پاس موجود ہونگی جن میں سری کرشن بھگوان۔ مہاراجہ رام چندر بھگوان مہاں بھارت کے مہا بیر بہادروں حضرت محمد صاحب۔ حضرت علی۔ حضرت ابوبکر اور ایسے ہی پاک گوتم کے خلاف ایسی ایسی بیہودہ باتیں بیان کی گئی ہیں کہ جس سے صرف عیسائی مذہب کی ہی ترقی نہیں ہوتی۔ بلکہ جس ملک میں گنتی کے چند ایک مذاہب تھے وہاں آج اختلاف آگے دربارہ مذہب کے باعث بھائی بھائی اور باپ بیٹے کا مذہب جدا جدا ہوگیا ہے۔ حتی کہ اہل ہند کا اعتقاد خدا وحدہٗ لا شریک پر سے بھی اٹھ گیا ہے"۔

ہم اس ہندو کو جو ولایت میں بیٹھا ایسی بے تکی جھوٹی باتیں ہانک رہا ہے کیا کہیں۔ اس کی تحریر ہی اس بات کو ظاہر کر رہی ہے کہ اسکی لیاقت اور فصاحت اور معلومات کتنی ہے جو عیسائی مشنریوں سے واقف ہیں اور عیسائی کتابوں کا مطالعہ کرچکے ہیں وہ شہادت دے سکتے ہیں کہ اس ہندو کا ایسا کہنا سراسر فضول ہے۔ اس کے علاوہ ہم یہ کہتے ہیں کہ عیسائی مشنریوں نے ان بزرگوں کی جنکو وہ ہندو بھگوان اور دیگر ایسے ہی ناموں سے فضیلت دیتا ہے۔ انہی کی کتابوں سے خوب چھان

بین کرکے اچھی قلعی کھول دی ہے۔ اور اُن کی حقیقت کو طشت ازبام کر دیا ہے۔ اگر یہ فعل بد اخلاقی اور گالی دینے کے برابر ہے تب تو عیسائی مشنری مجبور ہیں پر اگر انہوں نے صداقت کے اظہار میں محنت اور سرگرمی کی ہے۔ تو جو اُن کو ایسے کام کے عوض میں "شرارتیں" کرنے کا الزام لگادے وہ بالکل خود عقل سے گرا ہوا تصور ہوگا۔ معلوم نہیں ہوتا کہ اس ہندو کا مذہب کیا ہے۔ مگر طرز تحریر سے وہ پرانے خیالات کا شیشہ ہندو معلوم ہوتا ہے۔ اُس کے عِلم میں بے شمار مذاہب کا موجب عیسائی مشنری ہیں اور بے خدا اور بے دین ہونے کا سبب بھی عیسائی مشنری ہی ہیں۔ گالی گلوچ جو اس ملک میں ہو رہا ہے اُس کے موجب بھی عیسائی مشنری ہیں۔ کیا خوب! اور عیسائی مشنریوں کو گوشمالی کی بھی خوب کہی ہے ٹھیک ہے صاحب یہ سب انارکسٹ جن کو سرکار کچھ دیر سے سزائیں دے رہی ہے۔ سب عیسائی مشنریوں کی ہی تحریک سے ایسے جرموں کے مرتکب ہوتے ہیں۔ اس پر انصاف تو ختم ہے۔ کیا خوب تحریر ہے۔

ہمعصر الہدایت دہلی مطبوعہ یکم ستمبر ۱۹۰۹ء میں "اسلامی غزوات" کے عنوان سے ایک مضمون شایع کرتا ہے جس میں وہ دکھلاتا ہے کہ اسلام نے اشاعت اسلام کے لئے تلوار نہیں پکڑی بلکہ توسیع اقتدار اُن کا مقصد تھا۔ اس میں اُنہوں نے ۸۰ لڑائیوں کا ذکر کیا ہے۔ جو مختلف قوموں کیساتھ وقوع میں آئیں۔ قریشیوں۔ یہودیوں۔ انصاری۔ قیصاری عربوں رومیوں اور فارسیوں کے ساتھ یہ جنگ ہوئے۔ ہمعصر لکھتا ہے کہ یہ جنگ اشاعت اسلام کے لئے نہ تھے۔ مگر واقعات صاف بتاتے ہیں کہ ضرور یہ تمام جنگ اشاعت اسلام کے لئے تھے۔ چنانچہ ہمعصر کے اپنے فقرے اس بات کو ظاہر کرتے ہیں۔ جیسے تمام لڑائیاں۔ جو مسلمانوں کو قریش سے لڑنی پڑیں اُن کے متعلق یہ ظاہر ہے۔ کہ قریش جناب رسالت مآب (صلعم) کو کس قدر سخت تکلیف دیتے تھے مسلمانوں کو کس قدر ایذا پہونچاتے تھے۔ اشاعت اسلام میں وہ کس قدر مانع تھے۔ "ان وجوہات سے کیا یہ نہیں پایا جاتا کہ یہ مذہبی جنگ تھے۔ کیونکہ حکومت کے لحاظ سے تو کوئی حق مسلمانوں کو پولیٹیکل باتوں سے نہ تھا۔ کیونکہ وہ حاکم نہیں تھے بلکہ محکوم تھے۔ مگر جب وہ سرکش اور باغی ہو کر حکومت کے برخلاف خود حکومت لینا چاہتے اور ملک میں لوٹ اور ڈاکہ زنی کرنے لگے تو ان کو ضرور ہوا کہ حفظ امن کے لئے مقابلہ کریں۔ پر مسلمانوں کا کوئی حق نہیں تھا کہ وہ ان کے برخلاف خود بادشاہت کو ہاتھ میں لے لیں۔ ایسا ہی ان تمام قوموں کے ساتھ بھی ہوا۔ ان کو دعوت اسلام دی گئی۔ اور جب انہوں نے قبول نہ کی تو جنگ ہوئے۔ اور خوں ریزی روا ہوئی۔ اس طرح سے اسلام کو اشاعت نصیب ہوئی۔ ہم کو بڑا تعجب آتا ہے کہ باوجود جہاد و لڑائیوں کا صاف حکم قرآن شریف میں موجود ہے۔ اور واقعات اس سے بھرے ہوئے خود تسلیم کئے جاتے ہیں پھر قطعی انکار کیا جاتا ہے کہ یہ جنگ مذہبی نہ تھے۔

ہمعصر سی گارڈین مورخہ ۱۲ جون ۱۹۰۹ء میں ایک کیرن مسیحی کی گفتگو درج کرتا ہے جو بہت مختصر پر دلچسپ ہے ہمعصر لکھتا ہے کہ ایک کیرن مسیحی ملک امریکہ میں گیا تو اس کو ایک کلیسیا کی جماعت کے آگے غیر ممالک میں مشنریوں کے بھیجنے اور اُن کی پرورش کرنے کے مضمون پر بولنے کو کہا گیا۔ اس پر کچھ خاموشی دیر تک توقف کرنے کے بعد اُس نے کہا "کیا یسوع مسیح نے انہیں اسکی بابت نہیں فرمایا ہے؟" فوراً جواب دیا گیا۔ کہ "ہاں ضرور حکم موجود ہے پر ہم چاہتے ہیں کہ آپ ان کو ان کے فرض کی بابت جتاؤ۔" اس پر کیرن مسیحی نے بلا تامل کہا "اگر وہ یسوع مسیح کی بات یا حکم نہیں مانتے تو وہ میرے حکم کو کیونکر مانیں گے" کیرن مسیحی کا قول بالکل سچ ہے۔ خداوند یسوع مسیح کا حکم کلیسیا کے ہر ایک ممبر کیلئے صاف ہے کہ "جاؤ اور دیکھو میں تمہارا اسیر و باقی رہونگا تم نے مفت پایا مفت دو" پس کیسے تم جاکر سب قوموں کو شاگرد کرو۔" الخ

ریویو

عشرہ کاملہ۔ اس نام کی ایک کتاب آریوں کے اصول پر مولوی شیخ احمد دین صاحب لودیانوی واعظ انجمن حمایت اسلام لاہور نے حال میں تصنیف کی ہے۔ جو ریویو کے واسطے دفتر اخبار نور افشاں میں آئی ہے کتاب مذکورہ بالا میں مولوی صاحب موصوف نے اس مسئلہ ضروری بحث کی ہے۔

اوّل۔ رشیوں کو ویدوں کا ان کے اعمال سابقہ کی وجہ سے دنیا اور سلسلہ آفرینش کی قدامت کا ابطال بڑی صفائی کیساتھ کیا ہے جو دیکھنے کے قابل ہے۔

دوئم۔ اس بات پر روشنی ڈالی ہو کہ ہمیشہ چار ہی وید ہوتے رہے

سوئم۔ چاروں ویدوں کی تعلیم جدی جدی ہونے کی وجہ سے جس جس رشی کو وید ملا وہ ایک ہی وید کی حقیقت سے ماہر ہوسکتا ہے اور دیگر وید کے جاننے کے واسطے اس کی شاگردی کرنی پڑیگی

چہارم۔ انسان کا بامعنے بولنا فطری جوہر ہے یا اکتسابی نیز ویدوں کا زبان سنسکرت میں ہوتے ہوئے پرمیشور کا کلام نہیں ہوسکتا

پنجم۔ ارواح اور مادہ کی قدامت کا معقول و منقول دلایل سے وہ خاکہ اڑایا ہے کہ ناظرین دیکھکر عش عش کر جائیں۔

ششم۔ مسئلہ تناسخ کا رد عمدہ کیا ہے۔

ہفتم۔ قدامت دوران دنیا پر دلایل عقلی و نقلی سے عمدہ بحث کی ہے

ہشتم۔ ارواح کا حادث ہونا اور تغیر پرمیشور کا جیو اور پرکرتی پر ناحاکم و قابض ہونا بخوبی ثابت کیا گیا ہے۔

نہم۔ ہمہ اوست کا ثبوت وید سے دیا ہے اور پرمیشور کا تین حصوں میں منقسم ہونا اور محدود ہونا ثابت کیا ہے اور آپ اُپنشدوں سے ہمہ اوست کے رنگ میں مسئلہ پیدائش دنیا ثابت کرکے مادہ اور روح کی قدامت اڑائی ہے۔

دہم۔ آریوں کے نزدیک کوئی متنفس نجات نہیں پاسکتا۔ اور نہ آریہ خود نجات حاصل کر سکتے ہیں۔

الغرض یہ کتاب جس کا نام عشرہ کاملہ ہے بڑی تحقیق اور جانفشانی سے لکھی گئی ہے اور قابل قدر ہے۔ ہر ایک اہل علم اور خصوصاً مناظروں اور واعظوں و لکچراروں کے مبارک ہاتھوں لیا

قوموں کو شاگرد کرو۔" الخ



ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ ۔ مسیحی مشنری کی حاسد آنکھ کو بھی اتنا موقعہ نہیں ملتا کہ وہ قرآن شریف کی پاک اور مدلل تعلیمات میں نقص نکال سکے۔ اور صرف انبیا سابقین کی تعلیمات اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات میں مشابہت ثابت کرنے اور اس الزام کے لگانے سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اس زمانے کی یہودی اور نصاریٰ کی تعلیمات سے اپنی تمام مقدس تعلیمات کو اخذ کیا تھا مسیحی مشنری اسلامی صداقت پر ایک بالواسطہ شہادت قایم کرتا ہے ۔

اقول ۔ حاسد آنکھ نہیں بلکہ محقق ہو کر مشنری صاحبان نے بڑے زور اور شور سے اعتراض کئے ہیں جن کی بے شمار کتابیں موجود ہیں۔ ذرا ان کا مطالعہ کر کے دیکھ لیجئے کہ کیسے زبردست اعتراضات کئے گئے ہیں پر ہائے تعصب تیرا پردہ بھلا سچائی کو کب دیکھنے دیتا ہے۔ ہمارا اعتراض خلاف تعلیم پر ہے جو کتب سماوی کے بھی برخلاف ہے۔ اگر بقول آپ کے قرآن میں سوائے ان انبیاء سابقین کی تعلیمات کے اور کچھ نہ ہوتا تو شاید آپ کا یہ فرمانا بجا ہوتا۔ مگر جو اعتراض کی باتیں زاید بھری ہوئی ہیں ان کو کس تعین سابق کے مطابق ٹھہرا گئے اعتراض تو ان پر ہے۔ اور جواب تو ان کا طلب ہوتا ہے۔ آپ دوسری طرف جا رہے ہیں۔

قولہ ۔ کیوں روم اور شام کے عیسائیوں نے اپنا مذہب چھوڑ کر اسلام کو قبول کر لیا۔ جبکہ وہ خوب جانتے تھے کہ تمام تعلیمات مسروقہ ہیں۔

اقول ۔ تواریخ اس بات کا پورا جواب دیتی ہے۔ اسلام کا آغاز تلوار سے ہوا جہاں اشاعت اسلام ہوئی۔ وہاں تلوار کا زور ظاہر تھا۔ اور یہی حال تمام اسلامی سلطنتوں میں ہوتا رہا ہے۔ اور اس کی مثال تواریخ میں جابجا صاف ظاہر ہے دیکھ لیجئے۔ اور کس تواریخ میں لکھا ہے کہ تمام عیسائیوں نے ایسا کیا اور یوں تو اکثر محمدی بھی عیسائی ہوتے رہتے ہیں۔

قولہ ۔ عیسائی مذہب کے اصول سائنس کا مقابلہ نہیں کر سکتے اور صرف اسلام ایسا مذہب ہے جو ایک سائنس دان کو مجبور کرتا ہے کہ اس کی تعلیم کے معقول ہونیکا اقرار کرے

اقول ۔ ایک شخص کی رائے کو لیکر ایک سالم ورق اپنے میگزین کا ناحق بھر دیا جس کے بعد یہ مندرجہ بالا قول درج کیا ہے۔ ہم پوچھتے ہیں کہ اگر اسلام سائنس کے موافق ہے تو دین عیسوی کا کونسا اصول ہے۔ جو خلاف سائنس ہے۔ افسوس کہ تعصب کہاں تک انسان کو ایک طرف دیکھنے والا بنا دیتا ہے۔ ایسا لکھتے وقت ایڈیٹر صاحب بالکل بھول جاتے ہیں۔ کہ وہ کس مذہب کی مخالفت میں یہ سب کچھ کر رہے ہیں۔ دین عیسوی وہ مذہب ہے۔ کہ جس کی تصدیق کرنے والا ہونے کو قرآن دعویٰ کرتا ہے۔ اور پھر اس کے پیرو ایسے بے دھڑک ہو کر ایسی ایسی سخت مخالفت کی باتیں کر کے اس کو یہاں تک ذلیل کرتے ہیں کہ اس کی حقیقت کے منکر ہو جاتے ہیں۔ معقول تعلیم کا جو رد کیا جا چکا ہے اس کا ملاحظہ فرما کر غور سے جواب دینا عقلمندی ہے۔ نہ کہ ناحق لاف زنی کرنا۔

قولہ ۔ نہ صرف اسلامی تعلیمات کی خوبی نے ہی مسیحی واعظ کی آنکھوں کو چندھیا دیا ہے بلکہ اس تیزی کو مسیحی مشنری دیکھکر ششدر اور حیران رہ گیا ہے۔ جس تیزی کے ساتھ دنیا نے اپنے پرانے عقاید فاسدہ کو ترک کر کے اس نئے مذہب یعنے اسلام کو خوش آمدید کہا ہے

اقول ۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ کونسی خوبی اسلام میں ہے کہ جس نے مسیحی واعظ کی آنکھوں کو چندھیا دیا ہے۔ ایڈیٹر صاحب کو ضرور تھا کہ اس خوبی کا ذرا بیان فرما دیتے تا کہ معلوم ہو جاتا جس نے ایسا ششدر و حیران کر دیا تھا۔ اکس نے اسلام کو خوش آمدید کہا ہے۔ اسلام کے جبر و ظلم سے تو ملکوں کے دل کانپ رہے ہیں۔ اور جو موجودہ اسلامی سلطنتیں ہیں۔ اب بھی اسلام کی زبردست ظلم و ستم کا نقشہ کھینچ کر دکھلا رہی ہیں۔ اگر یہی خوبی ہے تو ہم اس کے قائل ہیں لیکن اگر حقیقی راستی اور حقانیت کی کہیں تو اس سے تو ہم کو انکار ہے۔

قولہ ۔ لیکن چونکہ وہ نہیں چاہتا کہ اس تعجب خیز کامیابی کو اسلام کی حقانیت اور اس کی حقیقی روحانی طاقت کی طرف منسوب کرے۔ اس نے اس کامیابی کو جسمانی طاقت کی طرف منسوب کیا ہے۔ جو اس کے زعم میں اہل دنیا پر مسلمانوں نے استعمال کی۔ تا کہ دنیا کو اسلام کے قبول کر لینے پر مجبور کریں۔

اقول ۔ جن وسایل سے اسلام کی اشاعت ہو چکی ان میں سب سے بڑا وسیلہ تو تلوار ہی رہا ہے اور اس سے دوسرے درجے کا وسیلہ رعایت اور نرمی جو مومنوں کیساتھ کیجاتی رہی ہے۔ حقانیت اور روحانی طاقت تو بغیر ثبوت کے قابل پذیرائی نہیں ہے اس کی شہادت تو اسلام سے طلب کیجاتی ہے جس کے دینے میں آجتک اسلام کے علماء قاصر رہے ہیں جب تک اس کا پورا ثبوت نہ ملے تب تک اور کے دو ثبوت ہی اس کا یکتا وسیلہ سمجھے جاوینگے۔ یہ کچھ معنے نہیں رکھتا کہ اب جبکہ یہ وسیلے کسی قدر ہیں ہی تو بھی ترقی اسلام رو کی ہوئی نہیں ہے ہم کہتے ہیں کہ اگر چہ یہی رفتار میں ترقی سمجھو تو ہو رہی ہے اور ہر ایک مروجہ مذاہب کا یہ حال ہے مگر جیسی ترقی زمانہ تلوار اور حکومت کے وقت تھی وہ اب نہیں ہے اور اس وقت کی مار ماری ہوئی اب تک کام دے رہی ہے۔ ملاں لوگ جو جہاد کے وعظ کر کے لوگوں کو بہکاتے ہیں کیا وہ قرآن کی آئتیں نہیں ہیں؟ کیا ان کے پاس کوئی دوسرا اور قرآن ہے۔

باقی آئندہ

مراسلات

بینات یسوع ناصری

مرقومہ پادری جی۔ ایل ٹھاکر داس

بجواب رسالہ

"یسوع ناصری"

اوّل۔ اسم نویسی سے طرح وے کہ مصر میں جو رومن حکومت کے ماتحت تھا۔ اسم نویسی کا رواج پہلے سے تھا ہم صرف اگسٹس بادشاہ کے عہد سے اس کے رواج کی تواریخ مصر اور سوریا اور یہودیہ وغیرہ میں اختصار کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔

شاہنشاہ اگسٹس روم نے مصر میں رومن اسم نویسی کی بنا ڈالی تھی جس سے روم کے لئے مالی فایدے مد نظر تھے پروفیسر ڈبلیو ایم۔ رَیمزے صاحب نے اپنی کتاب (Was Christ born at Bethlehem) میں ثابت کیا ہے کہ اگسٹس کی شاہی حکومت ۲۳ سنہ قبل مسیح سے شروع ہوئی تھی اور اسی سال سے مصر میں اسم نویسی کا انتظام قایم کیا گیا تھا۔ اور کہ ایک اسم نویسی سے دوسری تک مابین عرصہ چودہ برس رکھا گیا تھا۔ جو چودہ برس کا دور سمجھا جاتا تھا۔ اور کہ یہ انتظام صرف مصر کے لئے نہیں بلکہ اور علاقوں کے لئے بھی تھا†۔ اس انتظام کی

† نصف زمانہ حال میں ۱۸۹۳ء اور اس کے بعد میں ڈاکٹر وِلکین اور ڈاکٹر وِی ریک اور برٹش عجائب خانہ کے مسٹر کنین آن صاحبان کی تحقیقاتوں سے جو مصر کی تواریخ میں کی گئی ہیں اور گرنفیٹ اسکندریہ کی کتاب شرح ہا سے یہ ساری باتیں روشن کی ہیں۔

رو سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ اسم نویسی جس کا لوقا ذکر کرتا ہے پہلی اسم نویسی تھی جس کی بابت ۸ سنہ قبل مسیح میں اگسٹس کا حکم صادر ہوا تھا یعنی ۲۳ سنہ ق م سے ۱۴ برس کے دور کے بعد۔

یہ اسم نویسی یا مردم شماری اُس سالانہ پڑتال کے انتظام سے فرق تھی۔ جو بادشاہی علاقوں میں (یعنے جہاں ماتحت حاکم دیسی نہیں ہوتے تھے۔ بلکہ رومی ہوتے تھے٭) ٹیکس یا محصول کے لئے کیا جاتا تھا۔ اور اُس میں جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ کا حساب لگایا جاتا تھا کہ اُس پر واجبی محصول لگایا جا سکے۔ اور جب کبھی کوئی نیا صوبہ سلطنت میں شامل کر لیا جاتا تھا تو وہاں بھی جائیداد کی حیثیت اور تعداد لگائی جاتی تھی۔ اس قسم کی اسم نویسی گال میں ۲۷ سنہ قبل مسیح ہوئی تھی۔ اور پھر پلیشٹائن میں جب کوئیرنی اس دوسری مرتبہ سوریا کا حاکم مقرر ہوا تھا۔ اور یہ علاقہ شاہی علاقہ میں شامل کیا گیا تھا۔ اور اس سے یہودی چونک اُٹھے تھے کہ اب ہم بالکل اجنبی حکومت کے تحت ہو گئے اور بغاوت اور بد انتظامی پھیلانے پر آمادہ ہو گئے تھے۔

یہ سالانہ نویسی ہر سال ہوتی تھی۔ لیکن دوسری خانہ شماری۔ یا گھرانوں کا شمار کہلاتی تھی جس سے کل آبادی کا شمار مقصود ہوتا تھا۔ اور تحقیقات سے دریافت ہو چکا ہے کہ سنہ ۱۹ء و سنہ ۴۸ء و سنہ ۶۲ء اور سنہ ۲۳۰ء میں مصر میں اس قسم کی اسم نویسی ہوئی ہی تھی۔ اور ایک کا دسپاسی ان بادشاہ کے عہد میں بتلاتا ہے جو سنہ ۶ء و سنہ ۷ء میں ہوئی تھی ان کی دستاویزیں دستیاب ہوئی ہیں۔ اور چند ایک بطور نمونہ کے پروفیسر صاحب نے اخیر کتاب میں درج بھی کی ہیں۔ اس ثبوت سے سابقہ اسم نویسیوں کا حساب لگا سکتے ہیں کہ سنہ ۶۲ و سنہ ۲۳ و سنہ ۳۰ و سنہ ۶ء و جس کا لوقا نے اعمال ۵: ۳۷ میں اور یوسیفس نے بھی

٭ جیسے ارخلاؤس کی جلا وطنی کے بعد یہودیہ کا حال ہو گیا تھا کہ سوریا کے ساتھ رومی صوبہ کر کے ملحق کر دیا گیا تھا۔

ذکر کیا ہے اور اور ثبوت بھی حاصل ہوا ہے) اور ۸ سنہ قبل مسیح اور ۲۳ سنہ قبل مسیح میں بھی ہوئی تھیں ۶۲ سنہ کی اسم نویسی کی نوشت بھی دریافت ہوئی ہے۔ اور مصری اسم نویسیوں کے لئے وہی یونانی لفظ استعمال ہوتا تھا جو لوقا نے لکھا ہے۔ یعنے Aπογραφαι (رَیمزے صاحب کی کتاب مذکورہ باب ۹) پھر ٹاسیٹس کی اینلس ۱۱ - ۲۵ ۱۳ اور سیوٹونی اس کی تواریخ کلوڈی اس کے باب ۱۶ سے دکھلایا ہے کہ ۴۸ء میں کلوڈی اس نے رومیوں کی مردم شماری کروائی تھی اور ۶۰۰۰۰ ۴۴ باشندے گنے گئے تھے۔ (دیکھو صفحہ ۱۶۲)

پس ظاہر ہے کہ رومی سلطنت میں مردم شماری کا قاعدہ اگسٹس بادشاہ نے ۲۳ سنہ قبل مسیح قایم کیا تھا۔ اور ۲۳۰ء تک اس کے رواج کا ثبوت برآمد ہوا ہے۔ لہٰذا لوقا کا بیان بالکل صحیح ہے۔

دوم۔ اسبات کا خاص ثبوت کہ ۸ سنہ قبل مسیح میں اُس اسم نویسی کا حکم اگسٹس بادشاہ نے صادر کیا تھا جس کا لوقا ذکر کرتا ہے۔ اُس کے لئے حرف (الف) کے تحت میں کچھ شہادتیں پیش ہو چکی ہیں اور اب یہ جاننا چاہئے کہ اسم نویسی کے مذکورہ قاعدہ کے مطابق چودہ برس کا دور جو مصر میں قایم کیا گیا تھا ۲۳ سنہ ق م کے ۹-۸ ق م میں ہونا چاہئے تھا۔ اور اسم نویسی ۸ سنہ ق م میں ہوئی تھی۔ اور یہ وہ پہلی اسم نویسی ٹھہرتی ہے جس کا لوقا ذکر کرتا ہے۔ ٹرٹلی آن (خلاف مارسی ان کتاب ۴ باب ۱۹) لکھتا ہے کہ ولادت والی اسم نویسی یہودیہ میں سینٹی اس سیٹرنائینس کے ذریعہ کی گئی تھی جو ۹ سنہ سے ۶ ق م تک اس مقام میں جو اس کی آبادی سے حرف کے تحت میں پیش کیا گیا ہے کہ پہلی اسم نویسی یہودیہ میں کوئیرنی اس کے ماتحت کی گئی تھی۔ ان دونوں شہادتوں سے یہ حاصل ہے کہ سیٹرنائینس اور کوئیرنی اس دونوں سوریا کے حاکم تھے۔ اور وہ اسم نویسی دونوں میں سے کسی ایک کے ماتحت

بھی جاسکتی تھی اور سریا میں ایک ہی وقت میں دو حاکم مقرر ہوا کرتے تھے۔ چنانچہ سیٹرنائنس کیساتھ وولمنی اس۔ بھی سریا کا پریذیڈنٹ تھا جیسا کہ یوسیفس انٹی کوئٹی۔ کتاب ۱۷ باب ۹ فصل ۱۔ اور باب ۱۰ فصل میں لکھتا ہے۔ اور اسی طرح جب سنہ ء میں کوبرنیاس دوبارہ سریا کا حاکم ہوا تھا تو کوپونی اس۔ اُس کیساتھ شریک کیا گیا تھا۔ یہ تفصیل ڈاکٹر ولیم آر نے اپنی کتاب الہام کے صفحہ ۲۴۱ اور ۵۹۹ میں کی ہے۔ مگر پروفیسر ریمزے صاحب لکھتے ہیں کہ غالباً فقط سریا کی اسم نویسی سیٹرنائنس کے ذریعہ کی گئی تھی۔ اور پلسٹائن کی اسم نویسی کوبرنیاس کے وقت تک نہیں ہوئی۔ اور واضح کرتے ہیں کہ یہ التوا ہیرود نے کروایا تھا۔ ٹرٹلی ان نے سمجھا کہ اسی وقت پلسٹائن کی اسم نویسی بھی ہوگئی تھی اور یسوع پیدا ہوا تھا اور اسلئے غلطی کرگیا ہے۔ اور اور ذریعوں سے ثابت کیا ہے کہ جب سیٹرنائنس کے جانشین وولمنی اس وارس کیساتھ کوبرنیاس سریا کا حاکم تھا یعنے سنہ ق م میں تب یہودیہ میں اسم نویسی کروائی گئی تھی اُس کا ہم آگے بیان کرینگے۔ ٹرٹلی ان کے قول سے لوقا کے بیان کی صرف اتنی تائید ہوتی ہے کہ سنہ ق م۔ سریا کی اسم نویسی ہوئی تھی۔

پھر اسی سال یعنے سنہ ق م میں جب کہ مصر اور سریا میں اسم نویسی ہوئی آگسٹس نے جیسا وہ اپنی زندگی کے افیشل ریویو میں بیان کرتا ہے کل سلطنت میں رومی باشندوں کی مردم شماری کروائی تھی۔ اور ان کی تعداد ...۴۲۳۳ نکلی تھی۔

پھر چودہ برس کے دور کے بموجب دوسری اسم نویسی ۶ سنہ ء میں پڑی تھی۔ جب کوبرنیاس دوسری مرتبہ سریا کا حاکم مقرر ہوا تھا۔ اور اس چودہ سالہ دور کے مطابق اور اسم نویسیاں ہوتی رہی تھیں جیسا اوپر ثابت ہے لہٰذا وہ پہلی اسم نویسی جس کا لوقا ذکر کرتا ہے۔ اس قاعدہ کی رو سے ایک لازمی امر تھا۔ اور اس کا بیان بیرونی تاریخ سے غیر نہیں بلکہ سلسلہ میں ہے۔

(ج) اب ہم نے یہ بات دریافت کرنی ہے۔ کہ آیا کوبرنیاس ولادت مسیح سے پہلے کبھی سریا کا حاکم مقرر ہوا تھا یا نہیں۔

اس موقعہ پر پہلے یہ بات جتایا چاہتا ہوں کہ یسوع ناصری کی ولادت کی تاریخ کی بابت مروجہ سن عیسوی جو ڈائیونی سی اس نے چھٹی صدی میں تجویز کیا تھا۔ اور اس سے پہلے عیسوی سمت کا رواج نہ تھا۔ اور یہ مروجہ سمت حقیقی سال ولادت سے قریباً چھ برس کم ہے تو معلوم ہو کہ مروجہ سمت کے اور دیگر عالموں کی مختلف رایوں کے متی اور لوقا ذمہ وار نہیں ہیں اور ان کی بنا پر ڈریپر صاحب نے ولادت مسیح کے حق میں جو ادھر اودھر کی باتیں بنائی ہیں۔ وہ بالکل بے جا ہیں متی اور لوقا نہ سن مروجہ کے ذمہ وار ہیں۔ اور نہ عالموں کی رایوں کے جو کبھی کچھ ہیں کبھی کچھ۔ کیونکہ انہوں نے اپنے بیان کی تاریخ بادشاہوں اور حاکموں کے عہد کے حساب سے لکھی ہے اور اُس کے لئے جو جو بیان لکھے ہیں وہ صحیح لکھے ہیں چنانچہ متی اور لوقا کے بیان حسب ذیل ہیں۔

متی ولادت یسوع ناصری کو یہودیہ کے بادشاہ ہیرود کے مرنے سے پہلے بیان کرتا ہے اور اس پر سب کا اتفاق ہے۔ کہ ہیرود کی موت رومی سمت ۷۵۰ سنہ کے موسم بہار میں ہوئی تھی جو سنہ ق م کے مساوی ہے۔ اور ایک اور بات یہ بیان کرتا ہے کہ ہیرود نے مجوسیوں سے تحقیق کیا تھا۔ کہ یسوع کا ستارہ کس وقت دکھائی دیا تھا۔ (۲:۷) اور اس حساب کی بنا پر اس نے بیت لحم کے لڑکے دو دو برس کے یا اس سے چھوٹے قتل کروا دیئے تھے (آیت ۱۶)۔ اس سے ظاہر ہے کہ یسوع کو پیدا ہوئے قریباً دو برس گزر گئے تھے کہ ہیرود ہنوز زندہ تھا۔ اور اس صورت میں یسوع کی پیدائش سنہ ق م میں قرار پائی ہے۔

باقی آئندہ

ویدک شائستگی

منتر ۱۰؍۸۶؍۱۳ و ۱۴۔

Vrishá kapáyi revati suputra ádu Susnushe.
Ghasatta Indra ukshanah priyam kachitkaram havir vishwas mádindra uttarah.
Ukshno hi me panchadasha sakam pachanti vinshatim.
Utahamadmi piva idubhá kukshi prinanti me vishwas mádindra uttarah.

معنے مطابق آر۔ سی۔ دت "۱۔ اے ورشاکپی کی بیوی تو دھن والی اور عمدہ بیٹے والی اور میرے بیٹے کی سندر بہو ہے تیرے بیلوں کو اندر بھکشن کرے تیری نہایت عمدہ اور خوشگوار لذیذ موم کی چیزیں وہ بھکشن کرے اندر سب سے افضل ہے۔

۲۔ میرے لئے پندرہ بلکہ بیس بیل پکا دیتا ہے میں کھا کر موٹا ہوتا ہوں۔ اور میری دونوں کوکھیں بھرجاتی ہیں۔ اندر سب سے افضل ہے"۔

۹۔ رگوید ۱۰؍۸۹؍۱۴

Karhi Sri/sá ta

Indra chityasa-
daghasya yad-
bhi nado raksha
cohat.
Mitrakruvo yache-
hlasane na gavah kri-
thivya apri jamuyasha
panti.

منے مطابق ارسی ہوت اسے اندر تو نے جس ہتھیار کو پھینک
کر دشمن کو پچھاڑ ڈالا تیر وہ پھینکنے لائق ہتھیار کہاں رہا جس
طرح مگر ہتھیار کی جگہ پر گائیں ماری جاتی ہیں۔ اسی طرح میرے اس
ہتھیار سے قتل ہو کر دوستوں کے مخالف دشمن زمین پر
پڑ کر لیٹ جاتے ہیں۔ باقی آئندہ

لوط کا انتخاب

۳۔ اطمینان قلبی اور آرام باطنی کی محرومیت۔ عزیز قاری شاید بیان مافوق تجھ کو ایسا نتیجہ مستنبط کرنے کا مجبور بنائے کہ ہم نے لوط کو دنیاداروں کا سردار۔ نفس پرستوں کا سالار۔ طامع۔ حریص۔ حسن پرست۔ خود پرست۔ خود بین۔ بدگوں کی سنگت کا قدرشناس۔ محسن کُش۔ احسان فراموش۔ ہر بدی کا مصدر اور ہر برائی کا منبع دکھایا ہے۔ نہ نہ۔ ایک لمحہ کیلئے ایسا خیال دل مبارک میں نہ لائیں۔ اگر ہمیں صرف پیدائش کے احوال پر کفایت کرکے لوط کے کیرکٹر اور خصائل و شمائل کا خاکہ کھینچنا ہوتا تو شاید اپنے تخیل و خیال سے ایسے نتائج مصنوع کر لیتے۔ لیکن سپاس بے قیاس اُس تقدس مآب کو ہو جس کی درگاہ میں ہمیشہ مقدسوں کی پاک یادگاریں اور ریکارڈس رہتے ہیں اور جس نے اپنے الہام کے دوسرے مقام میں ان عجیب تاریک کو اُٹھا کر لوط کی اندرونی زندگی کی جھلک دکھائی ہے۔ چنانچہ پطرس رسول اپنے دوسرے خط باب ۲ آیت ۷، ۸ میں یوں فرماتا ہے "اور راستباز لوط کو جو بے دینوں کے ناپاک چال چلن سے دق تھا رہائی بخشی چنانچہ وہ راستباز اُن میں رہ کر اور ان کے بے شرع کاموں کو دیکھ دیکھ کر اور سن سن کر گویا ہر روز اپنے سچے دل کو شکنجہ میں کھینچتا تھا" اس مختصر اور مجمل بیان میں اُس کے اعلےٰ اور پاک چال چلن کا مرقع کیسے سنہرے نقطوں میں کھینچا گیا ہے۔ لوط کی حالت پر غور کرو اُس راستباز کو ہر روز اپنے ہم شہریوں کی گندی اور ناگفتہ بہ روشوں اور عادتوں کے سبب دق ہونا اور اپنے پاک دل کو شکنجہ میں کھینچنا پڑتا تھا جب سے یہاں بود و باش اختیار کی بے چارہ کو ایک دن بھی تو ایسا نہ ملا جس میں وہ مطمئن خاطر ہوتا یا خوشی اور راحت کے چمنستان سے گل چینی کرتا۔ اس کا دل مرغ حزن مضمر کا آشیانہ تھا۔ سدوم اور عمورہ گنج کے دو پاٹ تھے جن میں وہ آٹے کی طرح پستا تھا۔ اُن کی بدیوں اور بدکاریوں کو دیکھ دیکھ کر دل اُس کا کورہ حداد کی طرح مشتعل رہتا تھا۔ ہر چند اُس نے انہیں ان کی برائیوں کے دردناک انجام سے متنبہ کیا۔ اپنی پاک زندگی اور چال چلن کا نمونہ دیا۔ اور بار بار بتایا۔ کہ بُرے فعلوں کے انجام بُرے ہوتے ہیں۔ لیکن اُس نے ہمیشہ یہی دیکھا کہ ان چکنے گھڑوں پر پند و نصیحت کا آب حیواں کتنا ہی کیوں نہ انڈیلا جائے بے سود اور بے اثر ہے۔ یہ لوگ اپنی بدیوں کو نہیں چھوڑتے۔ بلکہ بد سے بدتر بنتے جاتے ہیں لاکھ جتن سے جتاؤں ہزار طریقوں سے بتاؤں میری بات ان کے دلوں تک پہونچتی ہی نہیں ہائے میں اور اب ان کے واسطے کیا کروں۔ ان کے دل ایسے پتھر کیوں ہو گئے کہ نہ تو دوزخ کے خوف سے ذرا مائل اور ملائم ہوتے اور نہ بہشت کی جلالی آسائیش سے ذرا پسیجتے ہیں۔ خدایا کب یہ لوگ اپنے ان فعلوں کو ترک کریں گے۔ مجھے ان کے خوفناک انجام کا اندیشہ ہے۔ کیا معلوم کب تیرا قہر الٰہی ایک بجلی کے اندر انہیں ہلاک کر دے۔ ہائی لوط تیرا تو آرام کیلئے تھا گو دل تیرا ہر وقت بیقرار ہی رہتا تھا۔ کروٹ بہ کروٹ گھلتا ہے۔ اپنے نہیں پرائے ہم تم جو غم پلے کے سبب۔ باقی آئندہ

قوم عیسائی

جس وقت ہمارا خداوند یسوع مسیح آسمان پر صعود فرمانے کو تھا اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ تم جا کر سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ اور انہیں باپ اور بیٹے اور روح القدس کے نام پر بپتسمہ دو۔ اور انہیں تعلیم دو کہ ان سب باتوں کو مانیں جن کا میں نے تم کو حکم دیا اور دیکھو میں دنیا کے آخر تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں گا۔

شاگرد اس حکم کے مطابق تمام دنیا میں پھیل گئے اور خداوند مسیح کی بشارت جیسا کہ حکم تھا قوموں کو دی۔ اور ابھی تک دی جا رہی ہے۔ خداوند کا شکر ہے کہ بائبل مقدس کی گواہی سے کوئی قوم خالی نہ رہی۔ اُن قوموں میں بھی جن کو دنیا کے لوگ بہت کم جانتے ہیں۔ آج خداوند کا کام ہو رہا ہے۔ وہ وحشی قومیں جو زمانوں تک کبھی سدھار کی حالت میں نہ آئیں آج بھی تعلیم سے مہذب۔ شائستہ اور تربیت پذیر نظر آ رہی ہیں۔ جن میں سے ایک عیسائی قوم ہے جس سے اہل یورپ بہت کم واقف ہوں گے۔

لیک وکٹوریہ نینزا۔ اور انڈین اوشن کے درمیان مشرقی افریقہ کے اوپر کے حصے میں ایک قوم رہتی ہے جسے عیسائی کہتے ہیں۔ دنیا میں بہت کم لوگ اس قوم سے واقف ہیں اندازہ لگایا گیا ہے کہ اس قوم میں سے تقریباً پچیس ہزار انگریزی علاقے میں آباد ہیں اور اتنے یا ان سے کچھ زیادہ جرمن کی حدود میں پائے جاتے ہیں۔

قدیم زمانے میں یہ قوم رہزنی پر گزران کرتی تھی۔ اور اس کی اخلاقی عادات نہایت ہی نفرت انگیز تھیں۔ لیکن اب یہ قوم بہت کچھ تربیت پذیر ہو گئی ہے۔ اور مشنریوں کو اپنے درمیان کام کرنے کے لئے بڑی خوشی سے قبول کرتی ہے۔ اور جن دیہات میں یہ قوم آباد ہے۔ وہاں نہایت ہی صلح اور صفائی سے رہتی ہے۔ اور اچھی ترقی





کر گئی ہے۔ ٹیونا اور برنگو دو قصبے عیسائی لوگوں سے آباد ہیں اب انہوں نے اپنی آوارہ زندگی کو چھوڑ دیا ہے۔ اور کاشتکاری کرنے لگے ہیں۔ ان دونوں قصبوں میں بہت عمدہ سرسبزی نظر آتی ہے۔ حال میں گورنمنٹ نے ایک اور قصبہ بنام نیرو بی ان کو آباد کرنے کے لئے دیا ہو۔ اور اس کا نتیجہ نہایت ہی تسلی بخش رہا ہے۔

سی۔ ایم۔ ایس مشن کی طرف سے عیسائی لوگوں کے درمیان بشارت کے دو سٹیشن کھولے گئے ہیں۔ جن میں سے ایک لگیوں میں ہے یہاں پر ایک مشنری رہتا ہے۔ مسٹر لیکی جو وہاں کے انچارج مشنری ہیں۔ بیان کرتے ہیں کہ یہاں پر پانچ ہزار عیسائی آباد ہیں۔ افریقہ انلینڈ مشن یعنی یونائیٹڈ سٹیٹ جس کا ہیڈ کوارٹر کیجابے ہے جو گنڈا ریلوے پر ہے۔ یہاں دس ہزار عیسائی ہیں۔ اور یہ دونوں سوسائٹیاں انگریزی علاقہ میں کام کرتی ہیں۔ بیچر رومن کیتھولک کے جو کہ کلیجا میں بشارتی کام کر رہے ہیں۔ اور کوئی مشنری جرمنی حدود میں قوم عیسائی میں بشارت کا کام نہیں کرتا ہے۔

اس قوم کے افسانے اور مذہبی باطل پرستی نہایت ہی بُری ہے۔ یہ قوم دو خداؤں کا یقین کرتی ہے۔ ایک کا نام "کالا خدا" ہے جو کہ نیکی کرتا ہے۔ اور دوسرے کا نام "لال خدا" ہے جو کہ بدی کرتا ہے۔ اس قوم کا یہی یقین ہے۔ کہ انسان مرنے کے بعد حیوانی زندگی بسر کرتا ہے۔ اور دوبارہ انسانی جون میں نہیں آسکتا۔ عمر رسیدہ آدمیوں کی لاشوں کو زیادہ گہرے گڑھے میں دفن نہیں کرتے۔ بلکہ تھوڑا سا گڑھا کھود کر دبا دیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا یقین ہے کہ وہ سانپ بنکر اس گڑھے میں سے باسانی نکل جاتے ہیں۔ اور جوانوں کی لاشوں کو دفناتے نہیں۔ بلکہ پھینک دیتے ہیں۔ تاکہ وہ کسی حیوانی جون میں آکر ادھر ادھر کچھ کچھ کھاتے پیتے پھریں۔

عیسائی اکثر دعائیں مانگتے ہیں۔ اور عموماً مستورات دن میں دو دفعہ دعا کی پابند ہیں۔ اور مصیبت کے وقت مرد اور لڑکے باہم ملکر دست دعا اٹھاتے ہیں۔ اُن کے مذہبی مسائل میں مینہہ کے واسطے تین مختلف دعائیں ہیں۔ اور اسی طرح اولاد کے لئے بھی کوئی خاص دعا ہے جسے عموماً مستورات مانگتی ہیں۔ اور ایسی ہی بہت سی دعائیں۔ چاند سورج۔ ستاروں اور بادلوں وغیرہ سے مانگی جاتی ہیں۔ ان میں خدا کے لئے لفظ (Eng Ai) اینگائی استعمال ہوتا ہے۔ جو غالباً آسمان اور بارش کے مضمون کو بھی ظاہر کرتا ہے۔

متی رسول کی انجیل کا ترجمہ بائبل سوسائٹی کی طرف سے شائع ہوا ہے۔ اور یہ پہلا ترجمہ ہے۔ جو عیسائی زبان میں ہوا ہے پہلا ایسی جو عیسائی قوم میں سے ہوا۔ اس کا نام جسٹن مجنی ہے۔ اور اسی نے عیسائی زبان کو ترتیب دی ہے۔ اور دیگر اطفال ابھی ٹیونا میں تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ جو کہ پادری اے ایل شنگل صاحب کے زیر اہتمام ہیں۔ پادری اے سی ہولنڈ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے پاس جتنے نوکر ہیں وہ سب عیسائی قوم میں سے ہیں۔ اور بہت عمدہ ترقی کر رہے ہیں دوسرا عیسائی جو کہ سی ہوا (Ench Boi) نیک بائی ہے اُس نے ترجمہ کرنے میں بہت مدد دی ہے۔

گورنمنٹ عیسائی قوم کو بہتر بنانے میں بہت کوشش کر رہی ہے۔ لیکن ان کے لئے زیادہ مذہبی تعلیم کی ضرورت ہے میں یقین نہیں کرتا کہ کسی مشن نے کسی جگہ ایسی آسانی سے کام کیا ہو۔ جیسا کہ عیسائی لوگوں کے درمیان کیا ہے۔ عیسائی گنڈا قوم کی طرح محنتی ہیں۔ اور جو بھی عرصہ میں وہ پڑھنے اور لکھنے کا بہتر علم حاصل کریں گے۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ جب پوری انجیل کا ترجمہ ان کی زبان میں ہو جائیگا۔ تو وہ سب جلد تر اس کے پیرو ہو جاویں گے۔

راقم جارج ملٹن نائب لودھیانوی

برمنگھم۔ میں فی ہفتہ.......۲۲ بین نمبر بنائے جاتے ہیں (دیسنے انگریزی کے نب)

مذہب کا انگارا

کسی اخبار کو دلچسپ بنانے کے واسطے نہ صرف قابل ایڈیٹر اور لائق نامہ نگار ہی ضروری ہیں۔ بلکہ دیگر اخبارات کی امداد بھی اشد ضروری ہے۔ کوئی اخبار ہو جاتو ہے ہی نہیں کہ واقعات عالم کے تمام واقعات اپنے اخبار میں اپنے دماغ سے لکھا کرے۔ دوسرا اخبارات اس کام میں اس کے مددگار رہتے ہیں۔ گا ہے گا ہے عمدہ مضامین دلچسپ آرٹیکل بھی ایک دوسرے سے نقل کرنے پڑتے ہیں۔ مگر مجھے حیرت ہے کہ اخبار نور افشاں نے یہ سلسلہ قریباً بند کر دیا ہے خبریں تو نقل کر لیتے ہیں۔ مگر ناظرین کی دلچسپی کے واسطے کوئی عمدہ مزیدار دلچسپ آرٹیکل کسی اخبار سے نقل درج ہوتا ہے۔ نور افشاں کے نامہ نگار تو جیسے صاحب ہمت ہیں سو ہیں۔ خود ایڈیٹر بھی معلوم ہوتا ہے کہ اخبارات پر نظر نہیں ڈالتا۔ ورنہ عمدہ سے عمدہ مضامین مل سکتے ہیں۔ جو کبھی کبھی نقل کرنے سے قند مکرر کا مزا دو بجاتے ہیں۔ یہ مانا کہ نور افشاں ایک مذہبی اخبار ہے۔ مگر ایسی بھی اور خشک مذہبی نہیں۔ جس کی نسبت حافظ صاحب فرماتے ہیں۔

زاہد خشک تو لم یار باوہ ٹاپ۔ کہ ہوئے بادہ و دماغم مدام تر دارد
بیشک اللہ بول ہو۔ مگر اللہ بول کیساتھ تدہ ولی بھی ضروری ہے۔ ہمیں نہ تو ایسا ہونا چاہیے کہ لوگ ہم کو سوگی کہیں اور نہ ایسا کہ بھکڑ کہلاویں۔

آجکل ہندوستان کی مذہبی دنیا کی حالت جیسی کچھ عجیب اور بے ڈھنگی ہو رہی ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ ہمارا کہنا تو طعن سمجھا جاتا ہے۔ مگر جہاں ان مذاہب کے لیڈر خود کچھ کہیں اور خدا لگی کہیں۔ تو اس کا اثر اور اس کا مزا اور ہی ہوتا ہے۔ اخبار مخزن دہلی کے کسی نامہ نگار نے مارچ کے پرچہ میں ہندوستان کے مسلمانوں کی مذہبی حالت کا فوٹو نظم میں اُتارا ہے۔ وہ قابل دید ہے۔ اگرچہ ہم اُس ساری باتوں سے اتفاق نہیں کرتے۔ مگر نفس مضمون سے

کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اور یہ نہ صرف اسلام پر صادق آتا ہو
بلکہ ہندوستان کے قریب کل مذاہب پر۔ خدا میرے مسیحی بھائی
بھی اس پر غور کریں کہ کہیں ہم بھی تو نہیں اس میں شامل کئے گئے۔
ناظرین نوافشاں اس نظم کو صرف مذاق ہی نہ سمجھیں۔ بلکہ اس
کو مذہبی دلچسپی سمجھکر اس پر غور کریں۔ راقم واعظ۔

وھو ھذا

خدا جانے کہا کس نے یہ کس دن عقل مسلم سے
کہ مشرق کو نظر آتا نہیں مغرب سے چھٹکارا
گئی دنیا تو پھر ہم دین کو اب کیوں لگا رکھیں
بُرا معلوم ہوتا ہے مسایل کا یہ پشتارا
مفر ہیں مذہبی قیدیں مناسب ہو شکست انکی
مزاحم ہیں مگر یہ مولوی ان کا نہیں چارا
وہ چھینٹیں دیجئے ان کو حکیمانہ طریقوں سے
کہ جھگڑا کچھ ہی ہو جائے مذہب کا یہ انگارا
چلے مقراض تدبیر ایسے پیچیدہ طریقوں سے
کہ خرکٹ جائے مذہب کی یہ گر ہو نہ ہمدم سارا
عمل جاتا رہے بالکل فقط الفاظ رہ جائیں
انہیں بھی پست کر دے مغربی حکمت کا نقارا
ترقی پائے گی قوم آپ کی پھر دور گردوں میں
عجب کیا ہے کہ پھر بجنے لگے اقبال کا دھارا۔
قیامت کی تھی قومی ترقی کوشش مسلم میں
لگا کہنے زہے نعمت اگر حاصل شود مارا۔
اگر آں شاہد مغرب بدست آرد دل مارا۔
بچشم مست او بخشیم تسبیح و مصلے را۔
مصلی کو غرض تہ کرکے اٹھا عابد مشرق
جو طاقت آگئی تھی دل میں اس طاقت سے للکارا
ادھر تحریر ادھر آپیچ ادھر سازش ادھر بخشش
ابھی جھڑکا اسے ڈانٹا اسے گانٹھا اسے مارا
نتائج پر نظر کب مرد عاشق تن کی ہوتی ہے۔
وہ سمجھے میں نئی اک قوم کا بنجاؤنگا دارا۔

وہ روزنہ پالیسی نے اُس طرف سے تقویت دیدی
ادھر بجنے لگا فتح و ظفر کا پھر تو نقارا۔
✝ تبسّم مشورے وعدے بنے گیسو۔
وہ گیسو جس سے پھیلی بوئے مست عنبر سارا
حواس ظاہری کے دام سے بچنا ہوا مشکل
کجا موہوم حوریں اور کجا پریوں کا نظارا
وہ ٹوٹے یہ گرے وہ چھپے چپت انگوٹھ آیا
نہ ایماں میں رہی طاقت نہ دل میں ضبط کا یارا
حریفان طرف انگن نے چھیڑا ساز عشرت کو
بجایا سب نے مضراب ہوس سے دل دادارا
✱
. . . .
. . . .
غریبوں دردمندوں بیکسوں کے دل کی کیا تھی
وہ حالت پیش آئی ہو کہ جس سے موم ہو خارا۔
نہ حالی کی مناجاتوں کی پرواہ کی زمانہ نے
نہ اکبر کی ظرافت سے رکے یاران خود آرا۔
زبانِ حال سے فریاد تھی یہ اہل تمکیں کی۔
کہ اے نظم جہاں را حافظ وائے عرش را دارا
فغاں زین سحر فرح بخش بستان آفت ایماں
چناں بردند صبر از دل کہ ترکاں خوان یغمارا
ہوا سب کو تعجب کیوں ہوئیں یہ حالتیں پیدا
نہ تھا یہ مطلب سید کہ اُس رخ پر چلے دھارا
وہ پردے کے بڑے حامی تھے طاعت کے نمونے تھے
وہ خواہاں تھے کہ چمکے اوج پر اسلام کا تارا
حباب آسا جو آسانی سے ٹوٹا گنبد مذہب
تو کیا اقبال و عزت کا ادھر بہنے لگا دھارا۔
مناسب کچھ اگر دیکھا جو بالآخر تو کیا دیکھا۔
وہی اینٹیں وہی پتھر وہی چونا وہی گارا۔

✝ اصل میں یہ لفظ پڑھا نہیں گیا۔
✱ یہ شعر ارادتاً چھوڑ دیا ہے۔ ر۔ م۔ و

ادھر شیرازۂ قومی کو ہم ہیں توڑتے جاتے
ادھر بازی حریفوں کی ہے ہاتھ ان کے ہے بوبارا
نتیجے ہم نے خود آنکھوں سے دیکھے روز روشن میں
فلک نے سرکشوں کو خاک ناکامی پہ دے مارا
کہیں تحقیر مذہب کی کوئی تعظیم کرتا ہے۔
سمجھا کر نور دل کو کب ہی چمکا بخت کا تارا۔
بہت ہے غفلت و ترک عمل دنیا میں یہ مانا
عقیدہ اصل ہے لیکن وہ ہونا چاہئے پیارا۔
مدار خیر خواہی ترک مذہب پر نہیں ہرگز
ہر اک نے دل سے انگلش کی ہے لالٹین کا دم مارا
نہ تھا یہ مطلب سادہ کہ آمعیل کا فرہو
حریفانہ نہ ہو انداز مطلب تھا یہی سارا۔
جب اپنی ہسٹری ہم بھولجائینگے تو کیا ہوگا
خدارا اک نظر اس سین کا کرنے تو نظارا
صلوٰۃ بے وضو سے رو رہی ہے اُس طرف مسجد
ادھر قرآن بے مذہب سے دل مذہب کا سیپارا
مشینیں چل رہی ہیں اور کسی کی کچھ نہیں چلتی
ادھر ہیں بے ٹھیلے کندے اور ادھر ہے برق دُم گیرا
خود اپنی قوم کی تحقیر کرنا اس کے کیا معنے
یہ کس جادو نے بچوں کو کیا خود بین و خود آرا
کہیں اطفال نادان ہیں کہیں پیران بے طاقت
یہ غوطے کھاتے ہیں فقرے میں آتا ہے وہ بیچارا
یہ اخلاقی یہ روحانی بنائیں ٹوٹتی کیوں ہیں
یہ نفس مطمئنہ پر ہوا کیوں غالب امارا
یہ کس کل کی بنیگے جزو کس کو اپنی ملت کو۔
مگر ہاں اپنے بیلوں میں لگا دے کوئی بنجارا
ہمارے حکمراں تو ہیچ ہیں سرگرم طاعت ہیں
تو ہم بندے پھریں کیوں دشت بیدینی میں آوارا
عمل مطلوب ہے بیشک۔ مگر تو را بنا ہمیں کیوں کھوئیں
زمانہ کو ہے گردش ہم نہیں ثابت سے ستیارا



ہوالاول ہوالاخر یہ سب شہد روح پرور ہے۔
پھر و آزاد ہو کر یہ ہے بالو کا شکر پارا
بجھایا کیوں نہیں جاتا یہ نقش جانفزا دل پر
کہ روحانی ترقی میں ہو رشک عرش کا تارا
بہت فکر اس کی ہو دن رات گو قومی بزرگوں کو
مگر وہ یہ سوچیں ادھر غفلت کا ہے دہارا
میں پیچیدہ بحثیں پیش کرنے کو تھا آمادہ
کہ اتنے میں جناب حضرت حافظ نے للکارا
حدیث از مطرب و مے گو و راز دہر کمتر جو
کہ کس نکشود و نکشاید بحکمت این معما را

بقلم واعظ — منقول از مخزن

سیالکوٹ کنونشن

سیالکوٹ کنونشن جانے والوں کو اور خاصکر جانے والی پارٹیوں کے منتظمان اور مشنری صاحبان کو یہ ضروری اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ اپنے سٹیشن سے روانہ ہونے سے پہلے اپنے سٹیشن ماسٹر یا بکنگ کلرک کو اطلاع دیویں کہ کتنے کنسیشن ٹکٹ درکار ہونگے۔ اور اگر ہو سکے پہلے ہی ٹکٹ خرید لیویں۔ کیونکہ بعض وقت اگر لوگوں کا ہجوم یکدم ریل کے وقت پر آکر ٹکٹ طلب کریں۔ یا خریدیں تو بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور چونکہ یہ ٹکٹ ان کو لکھ کر دینا ہوتا ہے۔ اسلئے ٹکٹ ملنے میں دیر ہو جاتی ہے۔ اور پھر دوسری ٹرین کا منتظر رہنا پڑتا ہے۔ فقط

المشتہر

جے۔ اے مکانلی سکرٹری کنونشن

سرگودہ۔ پنجاب

ایڈیٹر صاحب رسالہ اندر کو جواب

"تم اُن قوموں کے دستوروں پر جنہیں میں تمہارے آگے سے نکالتا ہوں مت چلنا تم ان باتوں میں سے آپ کو کسی سے بھی آلودہ مت کرنا کہ ان سب کاموں سے وہ قومیں جنہیں میں تمہارے آگے سے نکالتا ہوں ناپاک ہوئیں اور اُن کی وجہ سے زمین بھی ناپاک ہوئی۔ میں اسلئے اس کی بدکاری کا بدلہ اس پر بھیجتا ہوں۔ اور زمین بھی اپنے میں بسنے والوں کو قے کر دیگی کیونکہ اس سرزمین کے باشندوں نے جو تم سے آگے تھے یہ سب کراہتیوں کے کام کئے اور زمین ناپاک ہوگئی۔ پس تم میری شریعتوں اور حکموں کو حفظ کرو۔ اور ان کراہتیوں میں سے تم میں سے کوئی نہ کرے تاکہ زمین تمہاری ناپاکی سے تمہیں بھی اُگل نہ دے۔ جس طرح سے اُس نے اُن قوموں کو جو تم سے آگے تھیں اُگل دیا۔"

بائبل سے پایا جاتا ہے کہ کبھی ان میں سے کسی قوم کے باقی ماندوں کو اسرائیل نے زندہ چھوڑا انہوں نے اسرائیل کو بت پرستی اور گناہ میں آلودہ کر ہی لیا۔ اور ان کو غضب الہی میں گرفتار کرایا اور اسرائیل کو اس وقت معلوم ہوا کہ اُن کو یک لخت حرم کر دینا ہی موجب راستی تھا اور اُن کا حرم کر دینے کا حکم نہایت ہی پاک اور راست حکم تھا جو صرف بنی اسرائیل ہی کے فائدہ کے لئے نہ تھا بلکہ بنی آدم کی کل پشتوں کے لئے۔ جن کو اسرائیل کے ذریعہ خدا کا کلام پہونچنے کو تھا۔ سچ تو یہ ہے کہ اگر یہ قومیں حرم نہ کی جاتیں۔ تو کلام پاک آج ہم تک نہ پہونچتا۔

یہ امر بھی غور طلب ہے کہ خدا نے جس نے تمام قوموں کو ایک ہی لہو سے بنایا ہے۔ ان قوموں کو ابتدائے زمانہ سے کسی وقت بھی بے ہدایت نہ چھوڑا بلکہ حنوک نوح ملک صدق لوط۔ ابراہیم۔ اضحاق یعقوب یوسف۔ ایوب اور بلعام جیسے صادق لوگوں کو اُن میں بھیجا۔ اور اُن کے آخری ایام میں ایک برگزیدہ قوم کی قوم کو اُن کے درمیان بھیجا۔ اور بڑے بڑے معجزے اور اپنی ذات پاک کی قدرت کے نہایت عجوبہ کرشمہ ان کی آنکھوں کے روبرو دکھلائے۔ پر انہوں نے ہرگز توبہ نہ کی اور اپنی گھنونی کدورتوں سے نہ پھرے بلکہ سرکشی کو بہتر سمجھا۔

پس خدا کہ جو کمال راستبازی اور محبت کا سرچشمہ ہے جو کسی گنہگار کی موت نہیں بلکہ یہ چاہتا ہے کہ وہ اپنی بدی سے باز آئے اور زندہ رہے اور جس کے سامنے موت اور زندگی ایک ہیں۔ یہ پسند آیا کہ ان قوموں کو اُن کی اعمال کی نتائج دکھا کر اُن کی زندگیوں کو موت کے ذریعہ اس دیدنی دنیا سے کاٹ ڈالے۔ تاکہ وہ اُن کی جانوں کو گناہ میں ازحد زیادہ ڈوب کر ہلاک ہو جانے سے بچائے ظاہر ہوا کہ چونکہ اس سزا میں خدا کا کرم صاف صادر ہے اس لئے اس کا حکم اُن کے حرم کر دینے کے بارہ میں راست تھا۔ ایسے واقعات کی تعلیم ظلم کی نہیں بلکہ یہی ہے کہ گناہ گار غضب الہی کا ضرور مستوجب ہوگا اور کہ بدآدمی خواہ وہ فی الحال ایسا دکھائی دے۔ جیسا کہ ایک ہرا بھرا درخت اپنی بدی کی سزا بے پائے ہرگز نہ رہیگا۔ پس اے لوگو تم جو گناہ کی کدورت اور نجاست اور اس غیرت کو جو خدا اپنی پاکیزگی اور راستبازی کے حق میں رکھتا ہے۔ خیال میں نہیں لاتے عبرت پکڑو۔ سہم جاؤ۔ اور جانو کہ جس حال خدا نے فرشتوں کو جب انہوں نے گناہ کیا نہ چھوڑا۔ بلکہ تاریکی کی زنجیروں سے باندھا۔ اور جہنم میں ڈال کے حوالے کیا۔ تاکہ عدالت کے دن تک اُن کی نگہبانی ہو۔ اور اگلی دنیا کو بھی نہ چھوڑا بلکہ طوفان کے پانی کو بے دینوں کے عالم پر بھیجکر اُسے ڈبا دیا۔ اور صدوم اور عمورہ کے شہروں کو

انتخاب الاخبار

ہوائی گاڑی

حضرت انسان کی عقل کا کیا کہنا ہے پرندے کی طرح اڑنے کی خواہش کو بھی پورا کر دیا۔ یہ موجودہ صدی کے علم کی ایجادوں کا حصہ ہے۔ کہ لوگوں کو دنیا کی سیر کرائے جو پرندوں کی مدد کے بغیر اور کسی طرح میسر نہیں ہو سکتی تھی جب غبارہ کی ایجاد بھی چنداں مفید ثابت نہ ہوئی اور اسکی ضرورت صرف پہاڑوں کی بلندی دریافت کرنے اور تھوڑی سی سیر کرنے کے لئے مخصوص کی گئی تو سائنس کی بدولت ایک ایسی گاڑی ایجاد کی گئی کہ اُسے ہوا میں لئے پھرو کسی سڑک کی ضرورت نہ فکر کا اندیشہ۔ چونکہ کار کا تو کیا خطر نہ ہوں تماشائی شوق سے دیکھا کریں۔ اور اڑنے والے سے وہ تین باتیں کر لینا بھی اپنی خوش قسمتی سمجھیں۔ ہر فرد بشر کے دل میں یہ خواہش ہوتی ہے کہ پرندے کی طرح عالم ہوا کی سیر کرے اور بلندی سے قدرت کی نیرنگیوں کا تماشہ دیکھے۔ غبارے کا ہوائی گاڑی سے مقابلہ کرتے وقت یہ کہنا شاید بے جا نہ ہوگا کہ دونوں میں وہی تفاوت ہے جو بچوں کے لکڑی کے گھوڑے اور زمانہ حال کی موٹر گاڑی میں ہے۔ موٹر گاڑی نے پہلے ایک چھوٹی سی گاڑی میں اپنی پیاری جہان طرح لوگوں کو ہوائی کی سیر کرا کے موجودہ ہوائی گاڑی کی بنیاد قائم کی تھی اور اسی دن سے کوشش ہوتی رہی کہ کسی نہ کسی طرح ہوائی جہاز بھی ایجاد ہوں جو زمین سے اوپر ہی اوپر سینکڑوں کوس نکل جائیں۔

گاڑی کی ساخت بالکل سیدھی سادی ہے مختلف قسم کے پرزوں کے ذریعہ مسافر کے بوجھ کو اس طرح تقسیم کیا جاتا ہے۔ کہ گاڑی کے ہر ایک حصہ پر بہت ہی کم بوجھ پڑے اور تقسیم کچھ اس خوش اسلوبی سے تجویز کی گئی ہے۔ کہ گاڑی کے لئے مسافر کا عدم وجود برابر ہے۔ گاڑی کا جزو اصلی ایک چھوٹی سی کل ہے جو ساخت میں بہت معمولی ہوتی ہے۔ کل پروں کو حرکت میں لاتی ہے۔ اور گاڑی کو ایک رفتار دیتی ہے۔ جو مسافر کو اپنے پروں پر جیسی خوشی لطیف عنصر میں لئے پھرتی ہے۔ اور لطف دوبالا کرتی ہے۔ پروں کی حرکت کو کم و بیش کر کے مسافر اپنے رخ و رفتار کو بدل سکتا ہے۔ غرض یہ مصنوعی پرندہ جس کی جان اور طاقت برقی قوت پر منحصر ہے۔ حضرت انسان کی تابعداری سے ذرا بھی انحراف نہیں کرتا۔

طوفان نوح کا نمونہ

شمالی میکسیکو میں دریائے سینٹا کٹارینا کی طغیانی سے شہر مونٹیرے بالکل برباد ہو گیا۔ دریا نصف میل تک آدھی رات کے وقت آبادی میں چڑھ آیا۔ بعضے آدمی سوتے ہوئے بہ گئے۔ ۱۲۰۰ آدمی ہلاک ہوئے اور بیس پچیس ہزار بے خانماں ہو گئے۔ جائیداد کے نقصان کا اندازہ اور تخمینہ ۲ کروڑ ڈالر کیا گیا ہے۔

کروڑپتی مہاجن کی خودکشی

بمبئی کے بہت بڑے سوداگر مسٹر دوارکاداس دھرمسی کی مالی حالت کے خراب ہو جانے کی نسبت کئی روز سے افواہ تھی۔ چالیس پچاس لاکھ کا گھاٹا بیان کیا جاتا تھا۔

مسٹر دوارکاداس کی حالت بہت نازک ہو گئی تھی۔ اور جب دیوالے کی خبریں پھیلنے لگیں تو ان کا دماغ فرط الم سے درست نہ رہا۔ اور وہ دو روز تک گھر سے نہ نکلے۔ ۲۸ اگست کو انہوں نے اپنے اہل عیال کے ساتھ حسب معمول کھانا کھایا اور تین بجے بعد دوپہر عمارت کی تیسری منزل میں آرام کرنے خوابگاہ میں گئے۔ چار بجے ان کے کمرے سے فیر کی آواز آئی۔ ان کے لڑکے دوڑ کر گئے تو دیکھا کہ وہ فرش زمین پر مردہ پڑے ہوئے ہیں۔ اور دائیں کنپٹی میں زخم ہے۔ ۶ نالی کا ریوالور پاس پڑا ہے۔ اور میز پر ایک چٹھی بڑے لڑکے ترکم داس کے نام لکھی پڑی ہے۔ جس میں خودکشی کی وجہ ظاہر کی تھی۔ مسٹر دوارکاداس بڑے معزز اور متمول مہاجن سوداگر تھے۔ سال گذشتہ میں وہ بمبئی کے شرف مقرر ہوئے تھے۔ وہ بڑے لائق اور قابل شخص تھے۔ بمبئی کارپوریشن کے ممبر جسٹس آف پیس، امپروومنٹ ٹرسٹ کمپنی کے ٹیڈنگ ممبر جن کوٹن ملز کے ایجنٹ بینک آف انڈیا کے ڈائرکٹر و مسوسے اشیورانس کمپنی کے ممبر اور سب سے بڑے حصہ دار تھے گھوڑ دوڑ کے متعلق وہ بہت شہرت رکھتے تھے۔ دو سال ہوئے کہ ان کا گھوڑا ۱۷ اپریل کلکتہ کی دوڑ میں اول رہا تھا۔

قرض خواہوں نے عدالت میں درخواست دیکر سرکاری اسیور مرحوم کی جائداد کا مقرر کرا دیا ہے۔

اُمید ہے کہ قرض خواہوں کو روپیہ پیچھے تین چار آنہ وصول ہو جاویں گے کیونکہ ان کی جائداد ۱۵ لاکھ کے قریب ہے۔

ایک نیا مذہب

ایک نیا مذہب جو کچھ دیر سے چلا ہوا ہے۔ اب معلوم ہوا ہے۔ اس کا نام شمسی مذہب ہے۔ ہمعصر آریہ گزٹ رقمطراز ہے کہ یہ مذہب بالکل نرالا مذہب ہے۔ اس کو چلانے والا پیر صدر الدین ایک ایران کا باشندہ تھا جب ہندوستان میں مسلمانوں کی حکومت کا جھنڈا عروج پر تھا۔ اس وقت پیر صدر الدین آپس کی خانہ جنگیوں سے تنگ آ کر ایران کو چھوڑ کر یہیں چلا آیا۔ اس وقت ہندو لوگ مسلمانوں کے بے جا جبر و ستم سے بہت تنگ آئے ہوئے تھے۔ پیر جی نے اس موقعہ کو غنیمت جانکر ایک نیا مذہب نکالا اور اس کے لئے کچھ اسلامی کتابوں سے کچھ اہل ہنود کی کتابوں سے اخذ کر کے اس مذہب کی بنیاد ڈالی اور اس کا نام شمسی مذہب یا ستپنتھ رکھدیا۔ اس مذہب کو چلے ابھی تھوڑا ہی عرصہ ہوا تھا کہ کچھ کی خوجہ قوم جو پہلے ہندو تھی۔ تمام کی تمام اس مذہب میں چلی گئی۔ اس کے کچھ عرصہ بعد اہل پنجاب کے ہندو بھی کچھ اس طرف راغب ہوئے۔ اور بہت سے اس مذہب میں داخل ہو گئے۔

پیر صدر الدین نے اپنی ایک گدی بنائی اور متواتر اس گدی پر اس کی اولاد گدی نشین ہوتی چلی آئی۔ اور آجکل اس

مذہب کے پیشوا ہز ہائینس سر آغا خاں ہیں۔ شمسی لوگ اُن کو خدا کا دسواں اوتار مانتے ہیں اور لطف یہ ہے کہ ہندو لوگ بھی اس مذہب کے پیرو ہیں۔ اور لگاتار آجتک چلے آتے ہیں۔ ہم کو نیشنا کے ایک ہندو شمسی صاحب نے اس مذہب کی بابت بہت کچھ لکھا ہے جسے ہم مختصراً ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) ہر ایک شمسی کا یہ بسواس ہے کہ اگر وہ ۵) روپیہ سر آغا خاں صاحب کو بطور ہدیہ دیدیوے تو وہ بہشت میں جانے کا دعویدار ہو جاویگا۔

(۲) شمسی تین وقت سندھیا کرتے ہیں۔

(۳) شمسی لوگوں کو روزہ معاف ہے۔

(۴) شمسی قرآن پر پورا اعتقاد نہیں رکھتے۔

(۵) شمسی اوتاروں کے بڑے قایل ہیں۔

(۶) شمسی آواگون کو قدرتی اصول مانتے ہیں۔

(۷) شمسی ماس کھانا بڑا گناہ سمجھتے ہیں۔ چنانچہ اس کی کتاب میں یہ لکھا ہے وہ۔

پیٹ کارن جیو ہتیا کرے۔ مہاں ادہم چنڈال نرک میں پڑے

(۸) شمسی لوگ تعلیم حاصل کرنا پاپ سمجھتے ہیں۔

(۹) شمسی لوگوں کو مردے جلانے کے متعلق یہ حکم درج ہے ”اگر تم لوگ بندروں سے ڈرتے ہو تو مردے کو جلا دیا کرو۔ میں خود بہشت میں پہونچا دونگا۔“

عورتوں کی تجارت

ٹرکی میں مدت سے بردہ فروشی ہوتی آئی ہے۔ لیکن کچھ عرصہ سے روس اور انگلستان کے دخل پانے سے قدرے کم ہو گئی تھی۔ اور صرف خفیہ طور پر ایسی ناجائز کارروائی جاری رہی۔ اب ٹرکی کی نئی وزرات نے ایسی ایجنسیوں کا جو بردہ فروشی کا کام کرتی ہیں۔ پتہ لگانا شروع کیا ہے۔ خاص قسطنطنیہ میں اس قسم کی چار ایجنسیاں ہیں۔ جہاں پر غیر ممالک کے لوگ اپنے حسب منشا غلام اور لونڈیاں پسند کرتے اور خرید کر لیجاتے ہیں۔ پہلے یہ شرمناک تجارت مصر میں بہت رونق پر تھی لیکن وہاں سے ایسی تجارت کا بہت جلد قلع قمع کیا گیا۔ اب جب سے بردہ فروشی کی منڈی مصر سے ہٹا دی گئی ہے۔ تب سے شہر قسطنطنیہ میں اس تجارت کا ہیڈکوارٹر بن گیا تھا۔ یہ ایجنسیاں بہت سی عالی خاندانوں اور اونچے گھرانوں سے عورتیں اڑا لاتی ہیں۔ ان میں بعض باحیا اور پاک دامن لڑکیاں ہوتی ہیں۔ جو بہت جلد ایسے بُرے سلوک کو گوارا نہ کرکے جان پر کھیل جاتی ہیں۔ باعصمت باحیا اور پاک دامن خوبصورت لڑکیاں اس طرح خریدی جاتی ہیں۔ جیسے کوئی بھیڑ بکری خریدتا ہے۔ یہ ایجنسیاں ایک خاص مکان ان عورتوں کے لئے رکھتی ہیں۔ اور دروازے سے عورت کو نکال کر لاتے ہیں۔ خریدار کو اس مکان کے اندر بھیج دیا جاتا ہے اور وہ بڑی بے شرمی سے ہر ایک عورت کے اعضا کا جائزہ لیتا ہے۔ جو سلوک اس وقت وہ بے شرم خریدار عورتوں کیساتھ کرتا ہے۔ بے حیائی کی حد ہو جاتی ہے۔ آخر پسند کرکے وہ جس قدر چاہتا ہے خرید کر لے جاتا ہے اس قسم کی بد معاشیوں کو دیکھکر ٹرکی کی ینگ پارٹی نے ایسی ایجنسیوں کا قرار واقعی انسداد کرنے پر کمر باندھ لی ہے۔ اور امید کیجاتی ہے کہ بہت جلد مظلوم اور عصمت کی دیویوں پر ظلم نہ ہونے دینگے۔

بندروں کی زبان

امریکہ میں آجکل حیوانات کی بولیوں کی بڑے شد و مد سے تحقیقات ہو رہی ہے۔ اس سے پیشتر ایک کتاب بندروں کی زبان کے متعلق امریکہ کے مشہور سائنس دان پروفیسر آر۔ ایل گارنر شایع کر چکے ہیں۔ اور اب اس کا دوسرا ایڈیشن بہت جلد شایع کرنے والے ہیں آپنے اپنے بیس سالہ متواتر تجربہ و کوشش و غور پرداخت کو ظاہر کیا ہے۔ آپ نے بتایا تھا کہ وہ برسوں تک جنگل کے اندر ایک محفوظ پنجرے میں لٹکتا رہا۔ اور کئی برسوں تک غبارہ میں بیٹھا رہا۔ آپ نے اس عرصہ میں بندروں کے ۹۰ الفاظ سیکھے ہیں۔ ہر ایک کے بے شمار معنے ہیں۔ اور ان میں سے ہر ایک سینکڑوں مطلب رکھتا ہے۔ آپ نے بندروں کی مختلف قسموں کو بھی معلوم کیا ہے۔ اور اب وہ اس نتیجے پر پہونچے ہیں۔ کہ ان میں ہر ایک قسم اپنی علیحدہ زبان رکھتی ہے۔ جس کو ایک دوسری قسم کے بندر آپس میں نہیں سمجھتے۔ صرف ۹ ایسے الفاظ ہیں جو ہر ایک قسم کے بندروں میں مستعمل ہیں۔ پروفیسر صاحب نے لوگوں کو حیوان اور چرند پرند کی زبان سیکھنے کی ترغیب دی ہے۔

ایک مظلومہ کی کہانی اُس کی اپنی زبانی

آرمینیہ گزٹ کلکتہ میں ہم ناظرین کے آگے ٹرکی کی ایک آرمینین لڑکی کی دردناک کہانی لکھنے پر مجبور ہوئے ہیں جو صاف صاف ظاہر کرتی ہے کہ سلطان کی جابرانہ سپرٹ ابھیں کہاں تک سرایت کر گئی ہے۔ ”میں اور ہمارے گھرانے کے ۱۱ آدمی جن میں میرا خاوند اور دو معصوم بچے بھی شامل تھے معہ بہت سے دیگر عیسائی مرد اور عورتوں کے ترکوں کے گاؤں میں لے جائے گئے۔ ہم سب نے کامل ۴۸ گھنٹہ سے کچھ نہ کھایا تھا اسلئے ہمارے بھوکے بچوں نے ظالموں سے رو رو کر التجائیں کیں۔ کہ ہمیں روٹی کا ٹکڑا دیدو لیکن ان ظالموں کے دل ان بچوں کی آہ و زاری سے ذرہ بھی نہ پسیجے اور ترک ہمیں گھسیٹ گھسیٹ ایک تنگ و تاریک مکان میں لےگئے تھوڑی دیر بعد ایک شخص بندوق و تلوار باندھے اندر آیا اور ہمارے مردوں میں سے ایک ایک کو مکان کے کونے میں لیجا کر جو کچھ ان کے پاس تھا وہ لیلیا۔ بعدہ ہم سب کو مکان سے باہر ہانک کر لےگئے اور دروازے سے کچھ فاصلے پر لیجا کر بچوں سے بوڑھوں تک کو ایک ایک کرکے باری باری تمام مرد و زن کو نہایت ہی خوفناک طریقوں سے انکی ماؤں کی آنکھ کے سامنے ذبح کیا میرے ایک بچے کو اس طرح ذبح کیا کہ اس معصوم کے ایک ایک کرکے دونوں ہاتھ نہایت بے رحمی

گلدستہ اخبار

دریائے جہلم میں بڑی سخت طغیانی آئی ہو ۱۹۰۵ء کے بعد ایسی طغیانی نہیں آئی تھی پانی کا چڑھاؤ ۲۰ فٹ تک پہنچگیا ہے اور دریا کا پاٹ ایک میل ہوگیا ہے۔

سردار نصر اللہ خاں برادر امیر کابل نے تجویز پیش کی ہو کہ ہندو رعایائے افغانستان میں سے ایک محافظ فوج قایم کی جاوے۔ فی آٹھ ہندوؤں میں سے یکنفر فوجی ملازمت کے لئے لیا جاوے۔ دیکھیں کہ امیر صاحب اس تجویز کو منظور فرماتے ہیں یا نہیں

خبر ملی ہے کہ رنگ پور (بنگال) میں ہر روز زلزلے آتے ہیں۔ زمین سے بادلوں کی گرج کی مانند صدا آتی ہے۔ لوگ سخت حیران ہیں۔ خدا خیر کرے۔

آخر کار چرنجیو آریہ صاحب نے مہاشہ دھرمپال پر ہتک عزت کی نالش دائر کرہی دی۔

آجکل کانگریس پر اخباروں میں خوب کشمکش اور قلمی جنگ ہو رہی ہے۔

امیر کابل نے کل فوجی اختیارات ولیعہد سردار عنایت اللہ خاں کے سپرد کر دیئے ہیں۔

احاطہ مدراس ۵۰۰ آدمیوں کی ایک عرضی مارلے ڈیوڈ نے پارلیمنٹ میں پیش کی ہے۔ جس میں یہ التجا کی گئی ہے کہ ٹرنسوال میں ہندوستانیوں کی حالت زار پر پارلیمنٹ غور فرماوے۔

ہند کی انگریزی ٹکسالوں میں اب تک چار ارب ۶۲ کروڑ ۹۵ لاکھ ۰۰ ہزار روپیہ مسکوک کیا گیا ہے۔

معزول شاہ ایران کی روانگی کا معاہدہ طے پایا بمقرہ پنشن پر خوش ہوئے اور ملک کو خیرباد کہا۔

پچھلے سال انکم ٹیکس پنجاب سے ۴۱ لاکھ پانچ ہزار روپیہ وصول ہوا۔ جس میں ۲۰ ہزار روپیہ کی ہے۔

شرح شاملات پنجاب کی آمدنی پچھلے سال ۴۴ لاکھ تھی۔ اور مجموعی خرچ پونے دو لاکھ روپیہ۔

چدر گھاٹ (حیدرآباد دکن) میں متصل ناریل اسکول دو شخصوں نے ایک دوسرے کو خنجر سے مار ڈالا۔ ان کے نام عبد القادر اور محمد یوسف تھے۔

شہر شکاگو میں ایک ایسے ہال بنانے کی تجویز ہورہی ہے کہ جس میں ۵۰ ہزار آدمی بیٹھ سکیں۔

۱۹۰۹ء میں نیشنل ویکلی لاٹری سے سٹیٹ کو ۱۶۲۰۵۱ پونڈ منافع ہوا۔

اڈنبرگ کے عجائب گھر میں ایک مقناطیس صرف ۳ گرین کا ہے جو اپنے سے ۴۰۰ گنا زیادہ بوجھ اٹھا لیتا ہے

امریکہ کے ایک کروڑپتی نے اپنی لڑکی کو اس کی شادی کے وقت ایک موتیوں کا ہار جو لمبائی میں ۹ فٹ تھا جس میں ۲۴۰ موتی تھے۔ اور ایک کافی سٹ جو سونے کا تھا۔ اور ایک حاضری کا سامان جو چاندی کا تھا دیا اور ان کے علاوہ ۲۰۰۰۰ پونڈ کا چک بھی دیا۔ شاباش!

شہر نیویارک امریکہ کے ایک دولتمند نے فی الحال وہائٹ ہوس کو ایک لاکھ پچاس ہزار روپیہ کی قیمت ایک رگ بطور تحفہ دیا۔ جو خوبصورتی میں دنیا میں مشہور ہے۔ یہ رگ ریشمی ساخت کا ہے جس پر قیمتی جواہرات جڑے ہوئے ہیں۔ یہ پریذیڈنٹ صاحب کے پارلر کے ریب پنے کے لئے بنایا گیا تھا۔

لوکل

یہ ہفتہ بھی ختم ہو چکا مگر بارش نے اپنا تسلسل نہیں توڑا بلکہ نہیں توڑا۔ مکانات برابر گر رہے ہیں۔ جناب مسٹر ایچ فیسن صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ جن کو رعایا کا خاص طور سے خیال ہے۔ پرسوں بہمراہی ممبران میونسپل کمیٹی شہر میں تشریف لائے۔ اور ان مکانات کے گرانے کا حکم صادر فرما گئے۔ جو مخدوش حالت میں تھے صاحب بہادر نے اکثر سڑکوں کا بھی ملاحظہ فرمایا۔ اُمید ہے کہ ضرور اہل شہر کی فریاد رسی جاویگی۔

کل مورخہ ۱۰ ستمبر ۱۹۰۹ء کو بوقت ۵ بجے شام کے ٹاؤن ہال لودیانہ میں بصدارت جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر ایک جلسہ بنابر فراہمی چندہ برائے اخراجات نمائش جو لاہور میں ہونے والی ہے۔ منعقد ہوا۔ سنا جاتا ہے کہ قریباً دو ڈھائی ہزار روپیہ چندہ ہوا۔ سب سے بڑی رقم ۵۰۰ روپئے کی سردار دل سنگھ صاحب رئیس اعظم لودیانہ نے اپنی دریادلی سے عطا فرمائی۔ سردار صاحب ایسی ہی دریادلی فرمایا کرتے ہیں۔

آج جمنا پرشاد آریہ سکول میں ایک ۲ ہاتھ لمبا سانپ نکلا۔ جو چوتھی جماعت کا ایک طالب علم بال بال بچگیا۔ سانپ فوراً مار ڈالا گیا۔

مسٹر آرتھر صاحب بہادر ایکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر صاحب تشریف لے آئے ہیں۔ اور لالہ کانشی رام صاحب سے چارج لیلیا ہے۔

آج مورخہ ۱۱ ستمبر ۱۹۰۹ء کو جناب ڈپٹی کمشنر صاحب بہادر چند یوم کے لئے دھرم سالہ تشریف لیجاتے ہیں۔

پرسوں موضع سہانہ میں پیر حیدر شاہ صاحب نائب تحصیلدار بندوبست وجانت واری مجتمع ایک درخت کے نیچے انتقالات تصدیق فرما رہے تھے کہ یکایک درخت مذکور پر سے ایک چیل نے زندہ سانپ گرایا عین پیر صاحب کے آگے گرا۔ خیریت ہوئی۔ سانپ فوراً مارا گیا۔ ماسٹر رام کشن

ضرورت۔ کسنہ ضلع لودیانہ کے کرسچین بورڈنگ اسکول میں ایک مسیحی اسسٹنٹ ماسٹر کی ضرورت ہے۔ جو اردو میں پانچویں جماعت تک پڑھانے کی لیاقت رکھتا ہو۔ اور نیز گورکھی بھی بخوبی پڑھا سکتا ہو تنخواہ دس یا بارہ روپیہ ملیگی درخواستیں پتہ ذیل پر آنی چاہئیں۔ المشتہر پادری ای پی نیوٹن صاحب

لاکھ روپیہ کی جان کے واسطے

سہار خرچنا بات ہی کیا ہے ۔ دیکھو کئی کا آدھا پاؤ رسا ستہ ہی جگہ جگہ بیٹھا ہوا ہی نا ممکن ہے پہلے وقت ہوگیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور گھر میں ڈال کہنے یہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا تیار کردہ **اصل عرق کافور** ۲۳ برس سے تمام ہندوستان میں لاکھوں بار کا آزمایا ہوا ہیضہ کا اکسیر علاج ہے سنہ۱۸۸۴ء میں جب احاطہ بمبئی میں قحط اور ہیضہ پھیلا تب اسی عرق کافور سے ہزاروں اشخاص کی جان بچی تھی اور تین مہینے میں ایک لاکھ شیشیاں فروخت ہوئی تھیں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں سرٹیفکٹ اس کے موجود ہیں نقالوں سے بچیئے جعلی عرق سے ہوشیار قیمت فی شیشی عہ ڈاک محصول ایک سے دو شیشی تک ھر امتحاناً **بلا قیمت دیا جاتا ہے** ضرور آزمائیے اگر آپ بلا قیمت اس کے نمونہ کو آزمایا چاہتے ہیں تو محصول ڈاک کے واسطے دو پیسہ ٹکٹ بند لفافہ میں بھیجئے اور اسی خط میں دس خاندہ ہرسوں کا نام مع پتہ صاف طور پر لکھئے بتفاضل و کتابہ ضلع لکھئے گا۔ **المشتہر ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ**

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۲۱ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھہ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۴ ہزار روپے نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر ہو سکتا ہے ۔

رپورٹ نئے پراسپکٹس (اردو انگریزی) میں مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم - اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں ۔

سنڈے اسکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویردار سنڈے اسکول ہا عہ محصول ۸ مع محصول عہ قیمت ۸ کاپی سبق سنڈے سکول عہ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی مینیجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہیئے ۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو رومن اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کاربندوں کی خاطر شایع ہوتا ہے ۔ نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام خط و کتابت بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد ہونی چاہیئے ۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ ۔

ایڈیٹر پادری ڈبلیو - سی - اور بیادر صاحب پتانہ

سٹینڈرڈ دنیا پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کی جاتی ہے ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہیئے ۔

ہر مہینہ اجمیر میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شایع ہوتا ہے قیمت دو روپے سالانہ مع محصول ڈاک

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل ہند سے بغیر محصول ڈاک عہ

ہندوستان پنجاب	عہ	۲
غیر ملک سے	"	ہے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جاوے

شرح اُجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	عہ	ہے	ے
چوتھائی کالم	ہے	ے	عہ
نصف کالم	ے	عہ	سعہ
پورا کالم	عہ	ستعہ	سعہ
پورا صفحہ	سعہ	صعہ	لعہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۸ بعد کے لئے ۸ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا ۔

نوٹ ۔ نامہ نگاروں اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں

سی بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استاد

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات ۔

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں ۔ شرح خرچ خوراک مع فیس جماعت فی ماہ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ ۳ - یا زیادہ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا ۔

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا اور کونول وکیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری ، میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے ۔ قیمت رکشا للعہ سے ۹۰ ما تک کرکونول لعہ

مزید دریافت حال کے لئے سپرنٹنڈنٹ صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں ۔

ممیرے کا سرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت تاریکی چشم جالا پربال غبار پھولا سبل سرخی ابتدائی موتیابند پانی جانا خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی کبھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ ہر خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ سے خالص ممیرہ فی ماشہ عہ مصری تولہ عہ خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کیوقت حوالہ اخبار ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے سرمے کے اشتہاروں سے بچنا چاہیئے ۔

المشتہر پروفیسر میا سنگھ آہلووالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و مہتمم نور افشاں کیلئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائیلی براڈر چھپا اور شایع ہوا